لیے اشد ضروری ہے اور وہ بھاری بھی ہوتی ہے (آج ہم اسے آکسیجن کے نام سے جانتے ہیں)۔ مشہور کیمیادان جابر بن حیان (۷۲۱ء-۸۱۵ء) نے یہ بنیادی علوم مدینہ شریف میں ہی سیکھے۔ ان کا شمار حضرت جعفر صادقؒ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ مسلمانوں سے قبل کیمیادان عموماً سونا بنانے کی ناکام کوششوں میں مصروف تھے۔ مسلمانوں میں الکندی، البیرونی، بوعلی سینا اور ابن خلدون سمیت عموماً کیمیادانوں نے اس کی مخالفت کی اور عملی کیمسٹری پر توجہ دی۔ مغربی مؤرخین گبن اور سنگر نے علمِ کیمیا کو اپنی اصلیت اور ارتقا کے اعتبار سے عربوں (مسلمانوں) کی ایجاد قرار دیا ہے“۔

کتاب کے ۱۵ ابواب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سائنس کی اختراعات اور ایجادات میں اور علم سائنس کی مختلف شاخوں کی ابتدا اور اس کی ترقی میں شروع سے آج تک مسلمان سائنس دان نے کتنا اہم کردار ادا کیا ہے۔ مسلمانوں کے ابتدائی دور کو سائنسی تاریخ لکھنے والے نہ صرف نظرانداز کرتے رہے بلکہ اس دور کو تاریک دور (Dark Ages) قرار دیتے رہے۔ حالانکہ عراق اور اندلس کی یونی ورسٹیوں سے تعلیم پاکر نکلنے والے یورپ اور مغرب کے طلبہ ہی تھے جنھوں نے اس تعلیم کے زیراثر واپس جاکر یونی ورسٹیاں قائم کیں اور ان سائنسی علوم کو رواج دیا۔

کتاب کا 'مقدمہ' اور 'حرفِ آخر' پُرمغز ابواب ہیں۔ مقدمے میں مذہب اور سائنس کی بنیادوں پر جامع گفتگو کی گئی ہے اور یہ کہ دونوں کس حد تک ایک دوسرے کے معاون ہیں اور دونوں سے کس طرح فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ 'حرفِ آخر' میں مسلمانوں کے سائنسی میدان میں تنزل کی وجوہات بیان ہوئی ہیں اور اس میں نشاتِ ثانیہ کے لیے کیا منصوبہ بندی کی جانا چاہیے، اس کے لیے تجاویز دی گئی ہیں۔ (پروفیسر شہزاد الحسن چشتی)

منظّم، مؤثر اور مستعد مسلمان (چار میم)، تحریر و ترتیب: محمد بشیر جمعہ۔ ناشر: ٹائم مینجمنٹ کلب، دکان ۲۶۸، عبداللہ ہارون روڈ، صدر کراچی۔ تقسیم کار: آئی پی ایس بک پراسس، مکان نمبر۱، گلی نمبر ۸، ایف ۶/۱، اسلام آباد۔ فون: ۰۵۱-۸۴۸۳۹۱-۹۳۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

کامیاب لوگوں کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو ان میں جو چیز نمایاں نظر آتی ہے وہ ہے وقت کا بہترین استعمال۔ یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ وقت کی تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے زندگی انتشار کا شکار ہو جاتی ہے اور صلاحیتوں کے باوجود ناکامی و نامرادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پچھلے ایک